تیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 15 ستمبر 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

ایل ڈی اے کے سکولوں میں 2008 کے دوران بھرتی کی تفصیلات

*2549: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ایل ڈی اے کے سکولوں میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتہ جات اور ڈومی سائل کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس بھرتی کے لئے کس تاریخ کو کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے؟

(ج) اگر یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ فراہم کریں؟

(د) میرٹ لسٹ کی تشکیل کس طریق کار کے تحت کی گئی اور کن ملازمین نے میرٹ لسٹ بنائی؟

(ہ) کیا یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی اگر میرٹ سے ہٹ کر ہوئی تو کیا حکومت اس بھرتی کو کینسل کرکے دوبارہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2009   تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک (یکم مئی 2011) ایل ڈی اے کے سکولوں میں کل 180 افراد کو بھرتی کیا گیا نیز ان افراد کی فہرستیں نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتہ جات اور ڈومی سائل کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے- مزید 38 مختلف سیٹوں پر بھرتی کے لئے کارروائی زیر تکمیل ہے-

(ب) اس بھرتی کے لئے مندرجہ ذیل اخبارات میں اشتہار دیئے گئے-

1- روزنامہ نوائے وقت مورخہ 20-9-2009

2- دی نیوز مورخہ 07-3-2010

3- روزنامہ نوائے وقت 07-11-2009

4- روزنامہ ایکسپریس مورخہ 25-11-2009

5- روزنامہ دن مورخہ 08-03-2009

6- روزنامہ ایکسپریس مورخہ 08-03-2009

7- روزنامہ جنگ مورخہ 10-04-2009

8- روزنامہ نوائے وقت مورخہ 07-03-2010 (فوٹو کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) جی ہاں یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے اور میرٹ لسٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) میرٹ لسٹ کی تشکیل LDA (Appointment & Conditions of Service) Regulations 1978 اور Recruitment Policy,Government of Punjab 2004-05 کے تحت کی گئی اور شعبہ انتظامیہ ایل ڈی اے میرٹ لسٹ بناتا ہے۔

(ہ) یہ بھرتی مکمل طور پر میرٹ پر ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جون 2011)

سبزہ زار لاہور۔مالکان اراضی کے مختص شدہ پلاٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3000: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھگیاں ناگراں فیز II لاہور کی اراضی کو ایل ڈی اے کی سکیم سبزہ زار میں شامل کیا گیا تھا اگر ہاں تو اس موضع کی کتنی اراضی اور کس کس کی اراضی کو شامل کیا گیا تھا، ان کے نام اور اراضی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس پرائیویٹ اراضی کے مالکان کو حکومت نے اس سکیم میں پلاٹ اور کچھ رقم بھی دینے کا معاہدہ کیا تھا اگر ہاں تو اس معاہدہ نامہ کی نقل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اراضی کے مالکان کو ایل ڈی اے کی طرف سے سبزہ زار میں متبادل پلاٹ ایلوکیٹ کر دیئے تھے اگر ہاں تو ایلوکیٹ کئے گئے پلاٹوں کے نمبر اور الاٹی کا نام و پتہ بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلوکیٹ کردہ پلاٹوں کا قبضہ ابھی تک اصل مالکان کو نہیں ملا، جن پلاٹوں کو ایلوکیٹ کیا گیا وہ پہلے ہی دوسرے ناموں سے الاٹ ہو چکے تھے اور ان پر باقاعدہ تعمیر بھی ہو چکی تھی؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جن ایلوکیٹ کردہ پلاٹوں پر تعمیرات پہلے سے ہو چکی ہیں ان کے مالکان کو متبادل استحقاق کے مطابق پلاٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 03 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ موضع جھگیاں ناگرہ کی اراضی بروئے نوٹیفکیشن نمبر LAC/9699 مورخہ 14-06-1981 پنجاب گزٹ میں شامل شدہ مورخہ 06-07-1981 کے تحت کل رقبہ تعدادی 4689 کنال 18 مرلے پر آمدہ سبزہ زار سکیم ہوا تھا جس میں رقبہ تعدادی 4353 کنال 9 مرلے کا ایوارڈ کلکٹر حصول اراضی لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور نے مورخہ 11-02-1984 کو بنام مالکان /ایوارڈیان سنایا تھا اور ایوارڈ شدہ رقبہ کا قبضہ خالی کی صورت میں مورخہ 19/20-07-1981 کو حوالہ ناظم جائیداد لاہور ترقیاتی ادارہ، لاہور کیا گیا اور بقایا رقبہ تعدادی 336 کنال 9 مرلے باوجہ ملکیتی سینٹرل گورنمنٹ اور حکم امتناعی وغیرہ ایوارڈ نہیں سنایا گیا اور نہ ہی قبضہ کارروائی قطعہ بحق ناظم جائیداد شعبہ اسٹیٹ ایل ڈی اے ہوئی۔ تفصیل مالکان /ایوارڈیان فرداً فرداً تیار کر کے شامل کر دی گئی ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ مطابق پالیسی مالکان اراضی /ایوارڈیان جس کی ملکیت اراضی دس مرلے سے لے کر جس قدر بھی ہوئی ان کو 30 فیصد ایگزیمپشن بصورت پلاٹ شعبہ لینڈ ڈیپارٹمنٹ ایل ڈی اے مہیا کرنے کی پابند ہے اور 70 فیصد اراضی کا معاوضہ بحساب 103.30 روپے فی مرلہ بوقت وصولی ڈویلپمنٹ چارجز منہا کئے جائیں گے۔نقد معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔مگر جن مالکان / ایوارڈیان کا ملکیتی رقبہ دس مرلہ سے کم ہے ان کو صرف معاوضہ نقد بحساب 103.30 روپے فی مرلہ دیا جائے گا جو کہ شعبہ فنانس ایل ڈی اے لاہور ادا کرنے کا پابند ہے۔کلکٹر حصول اراضی ترقیاتی اداراہ لاہور کے پاس کوئی فنڈ موجود نہ ہیں۔کاپی ایوارڈ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن مالکان کا رقبہ موضع جھگیاں ناگرا ں زیر آمدہ فیز II میں شامل کیا گیا ہے اور ان کو جو پلاٹ ایلوکیٹ کئے گئے ہیں ان کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ بعض مالکان جن کی تعداد 60 ہے کو ابھی تک ان کے ایلوکیٹ کردہ پلاٹوں کا قبضہ محکمانہ واجب الادا بقایاجات جمع نہ کروانے کی وجہ سے نہ دیا گیا ہے۔ان کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم ایسے مالکان جن کے پلاٹ ڈوپلیکیٹ ہو چکے تھے ان پر تعمیر بھی ہو چکی تھی ان مالکان کو متبادل پلاٹ ایلوکیٹ کر دیئے ہوئے ہیں ماسوائے پلاٹ نمبر 513 بلاک ایم سبزہ زار سکیم جس پر ناجائز تعمیر ہو چکی تھی بحق سرکار ضبط کر لیا گیا ہے اور پلاٹ نمبر 60 بلاک پی جو کہ ڈوپلیکیٹ ہوا ہے کے متبادل ایلوکیٹ کرنے کے لئے اتھارٹی سے منظوری کے لئے ارسال ہے اور اسی طرح 513 بلاک ایم کے متبادل پلاٹ ایلوکیٹ ہونا ہے۔

(ہ) جواب جز "د" میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

سال 2009، جنریٹر خریدنے کی تفصیلات

*4027: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا لاہور نے سال 2009 کے مون سون کے موسم کے لئے کل کتنے جنریٹر خریدے؟

(ب) واسا نے کل کتنی رقم کے مذکورہ جنریٹر خریدے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ واسا نے جاپانی ساختہ KV1000 کے ایک جنریٹر کی قیمت ایک کروڑ 25 لاکھ روپے ادا کی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 18 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا لاہور نے سال 2009 کے لئے پنجاب حکومت کی منظوری سے کل 140 جنریٹر خریدے ہیں۔

(ب) واسا نے مختلف استعداد کے مندرجہ ذیل جنریٹر خریدے ہیں:-

Capacity	Quantity	Amount (Rs.)
1000 KVA	6 Nos.	78702750.00
500 KVA	11 Nos.	65904520.00
300 KVA	55 Nos.	200535500.00
200 KVA	68 Nos.	209130600.00
Total	140 Nos.	Rs. 55,42,73,370/-

(ج) واسا نے جاپانی ساختہ 1000 KVA کے چھ جنریٹر خریدے ہیں جو بڑے پمپنگ اسٹیشن پر لگائے ہیں، فی جنریٹر قیمت -/Rs.1,31,50,000 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

فیصل آباد-غیر قانونی پلازوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کی تفصیلات

*4422: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصل آباد میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں غیر قانونی تعمیر شدہ پلازوں کا سروے بھی مکمل کر لیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان غیر قانونی پلازوں کے خلاف کارروائی مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے۔

(ب) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ نے اپنے دائرہ کار میں آنے والے پلازوں کا سروے کر لیا ہے۔

(ج) ان پلازوں کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جارہی ہے اس میں اخبار میں اشتہار دینا اور مسماری کے لئے ٹھیکیداروں کی پری کوالیفیکیشن بھی شامل ہے۔ ضابطہ کی کارروائی مکمل ہوتے ہی حسب ضابطہ کارروائی جلد شروع ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 فروری 2010)

ضلع رحیم یار خان-آلودہ پانی کی تفصیلات

*5462: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے اکثر علاقوں میں لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں اور جس سے انتہائی مہلک جان لیوا بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلے پر کوئی ریسرچ کر رہی ہے کہ اس کو بطریق احسن حل کیا جا سکے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2010 تاریخ ترسیل 10 مارچ 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کل گاؤں کی تعداد 1500 ہے۔ جن میں سے تقریباً 650 گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور مضر صحت ہے جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے پورے پنجاب میں ضلعی سطح پر پینے والے پانی کو چیک کرنے کے لئے لیبارٹریاں قائم کی ہیں جس سے لوگ استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے ضلع رحیم یار خان میں کڑوے پانی والے دیہات میں اب تک 225 واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں اور مزید رواں مالی سال میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت فلٹریشن پلانٹ بھی لگانے کا پروگرام ہے۔ حکومت پنجاب پورے پنجاب میں صاف پانی مہیا کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

ایل ڈی اے ایونیوون میں غیر قانونی رجسٹریاں کرنے کی تفصیلات

*5794: انجینیر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیوون ہاؤسنگ سکیم سرکاری ملازمین کے لیے شروع کی گئی اور اس ضمن میں لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت 2003 میں نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ضروری نوٹیفیکیشنز کے بعد بھی محکمہ مال کا عملہ سابق مالکان کو غیر قانونی فرد ملکیت جاری کرنے اور رجسٹریاں کرنے میں مصروف رہا اور محکمہ مال کا عملہ زمین کی ملکیت ٹرانسفر کرنے کیلئے انتقال بھی درج کرتا رہا؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو کیا محکمہ مال کے عملے نے وہ غیر قانونی رجسٹریاں اور انتقال خارج کئے اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ذمہ دار اہلکاروں اور افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 5 فروری 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں۔ ایل ڈی اے نے ایل ڈی اے ایونیوون ہاؤسنگ سکیم کے نام سے سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سکیم کا اعلان دسمبر 2002 میں کیا۔ اس رہائشی سکیم کے لئے حصول اراضی لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت کی گئی ہے۔ اس ضمن میں نوٹیفیکیشن زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ مورخہ 18

دسمبر 2002 کو جاری ہوا۔جبکہ نوٹیفیکیشن زیر دفعہ (4)17 اور 6 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 04-07-2003 کو جاری ہوا۔

(ب) سوال محکمہ مال کے متعلقہ ہے۔

(ج) سوال محکمہ مال کے متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)

لاہور۔پرائیویٹ سکولوں کی کمرشلائزیشن فیس کی تفصیلات

*5937: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے لاہور نے پرائیویٹ سکولز کی کمرشلائزیشن فیس میں بھاری اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) ایل ڈی اے سال 2008 تک کتنے فیصد کمرشلائزیشن فیس وصول کرتا رہا ہے اور سال 2009-10 میں کتنے فیصد کمرشلائزیشن فیس وصول کی جا رہی ہے۔آنے والے سالوں کے لئے یہ فیس کس تناسب سے وصول کرنے کا پروگرام ہے؟

(تاریخ وصولی 24 فروری 2010 تاریخ ترسیل 10 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پرائیویٹ سکولز کی کمرشلائزیشن فیس پراپرٹی کے ڈی سی ریٹس پر منحصر ہے اس کے مطابق اس میں اضافہ کیا جاتا ہے اور ایل ڈی اے قانون کے مطابق اس میں کمی بیشی کرتا ہے۔

(ب) ایل ڈی اے سال 2008 تک تعلیم / صحت کے لئے 1.5 فیصد اور باقی ماندہ کمرشلائزیشن مقاصد کے لئے 3 فیصد فیس وصول کرتا رہا ہے۔

سال 2009-10 کے لئے تعلیم / صحت کی سہولیات کے لئے 3 فیصد جبکہ باقی ماندہ کمرشلائزیشن کے لئے عدالت کے حکم کے مطابق 6 فیصد فیس وصول کی جا رہی ہے۔

کمرشلائزیشن فیس کا معاملہ لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے جس کا حتمی فیصلہ آنے پر عدالتی احکامات کے مطابق کمرشلائزیشن فیس وصول کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جون 2011)

لاہور-کچا جیل روڈ کے نامکمل سیوریج لائنوں کا مسئلہ

*6093: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی پائپوں کی تبدیلی کیلئے اکھیڑی گئی کچا جیل روڈ گڑھوں میں تبدیل ہو چکی ہے؟

(ب) حکومت کب تک مذکورہ کام کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ٹیپا ایل ڈی اے جیل روڈ کی توسیع کا کام "Rehabilitation of Maulana Shoukat Ali Road from UBD Canal to Ferozepur Road to Chaungi Amar Sadhu (Section-III)" کے منصوبے کے تحت کر رہا ہے اور بارش کے پانی کے نکاس کے لئے سیور لائن بھی بچھا رہا ہے-واسا نے واٹر سپلائی لائن سڑک کے کنارے کے ساتھ بالکل بلڈنگ لائن کے ساتھ بچھائی ہے-جس کے لئے کوئی روڈ کٹ نہیں کیا گیا جو کھدائی کی گئی تھی اس کی بھرائی کر دی گئی ہے کہیں کھدائی کھلی نہیں چھوڑی ہے-

(ب) منصوبہ پر کام 25 جنوری 2011 کو شروع کیا گیا جو کہ 25 مئی 2011 تک مکمل کیا جائے گا-

(تاریخ وصولی جواب 27 اپریل 2011)

ضلع لاہور: پی ایچ اے کا ہیڈ کوارٹر و دیگر تفصیلات

*6478: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر واقع ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں پی ایچ اے ڈائریکٹر جنرل کا کیا نام ہے نیز ان کا عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع لاہور میں پی ایچ اے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ کتنے عرصہ کے لئے ہوتا ہے نیز اسے حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 19 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی ایچ اے کا ہیڈ کوارٹر جیلانی پارک (ریس کورس) جیل روڈ لاہور پر واقع ہے۔

(ب) ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کا نام عبدالجبار شاہین ہے۔ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کا عہدہ 20 گریڈ کا ہے۔موجودہ گریڈ کا ثبوت بمطابق ایل ڈی اے قواعد وضوابط ورولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ عموماً تین سال کا ہوتا ہے حکومت اگر چاہے تو اس کی مدت بڑھائی یا کم کی جا سکتی ہے۔سہولیات / مراعات بمطابق نوٹیفکیشن 24-02-2010 جاری کردہ گورنمنٹ پنجاب کے مطابق ہے اس کے علاوہ اور کوئی مراعات نہ ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

لاہور۔ایل ڈی اے ملازمین کی تعداد ودیگر تفصیلات

*6656: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں کل کتنے ملازمین اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں یکم جنوری 2008 سے یکم اپریل 2010 تک بھرتی ہونے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوسرے محکموں سے Deputation پر بھی افسران واہلکاران ایل ڈی اے میں تعینات ہوتے ہیں اگر ہاں تو مذکورہ عرصہ میں Deputation پر تعینات ہونے والے افسران واہلکاران کی فہرست ایوان میں پیش کی جائے نیز ایسا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(تاریخ وصولی 09 اپریل 2010 تاریخ ترسیل یکم نومبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے میں اس وقت کل 2217 ملازمین کام کر رہے ہیں، ان میں ریگولر ملازمین کی تعداد 1803 جبکہ کنٹریکٹ ملازمین 414 ہیں۔

(ب) ایل ڈی اے میں یکم جنوری 2008 سے لے کر یکم اپریل 2010 تک مختلف شعبوں اور مختلف اسکیلز میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی کل تعداد 271 ہے اور ان کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) جی ہاں-یہ درست ہے کہ دوسرے محکموں سے ڈیپوٹیشن پر بھی افسران اور اہلکاران ایل ڈی اے میں تعینات ہوتے ہیں-تاحال ڈیپوٹیشن پر جو افسران ایل ڈی اے میں کام کر رہے ہیں ان کی لسٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-پنجاب کے مختلف محکموں سے ڈیپوٹیشن پر افسران ایل ڈی اے اپوائنٹمنٹس اینڈ کنڈیشنز آف سروس ریگولیشنز 1978 کے تحت آتے ہیں-ایل ڈی اے ریگولیشنز 1978 کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-ایسا اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ قانونی تقاضے جو ایل ڈی اے ریگولیشنز 1978 میں دیئے گئے ہیں وہ پورے ہو سکیں نیز مختلف محکموں سے پیشہ وارانہ افسران کی آمد سے ایل ڈی اے کی کارکردگی بہتر بنانے میں مدد مل سکے اور عوام کی بہتر طریقے سے خدمت کی جاسکے-

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

ایل ڈی اے کے متعلق آڈٹ پیروں کی تفصیلات

*6658: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جنوری 2000 سے یکم اپریل 2010 تک کے عرصہ کے دورانیے کے ایل ڈی اے سے متعلق آڈٹ پیرا موجود ہیں؟

(ب) اگر آڈٹ پیراز موجود ہیں تو ان کی تعداد کیا ہے یہ کس بناء پر تیار کئے گئے ہیں، ان پیروں میں کل کتنی رقم کی بدعنوانی کی گئی ہے اور کتنی رقم Recover ہو چکی ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 09 اپریل 2010 تاریخ ترسیل یکم نومبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں-یکم جنوری 2000 سے یکم اپریل 2010 کے عرصہ میں ایل ڈی اے پرنٹڈ ڈرافٹ پیراز (Printed Draft Para's) موجود ہیں-مذکورہ پرنٹڈ ڈرافٹ پیراز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) پرنٹڈ ڈرافٹ پیراز کی کل تعداد 125 ہے ڈائریکٹر جنرل آڈٹ ورکس کے نمائندے ایل ڈی اے کے مختلف شعبہ جات کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کا کام سرانجام دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ابتدائی مرحلے میں آڈٹ انسپکشن رپورٹ مرتب کی جاتی ہے جو کہ بعد ازاں ایڈوانس پیراز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ان ایڈوانس پیراز کو ڈائریکٹر جنرل لاہور ترقیاتی ادارہ، لاہور کی سربراہی میں قائم ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی (D A C) میں پیش کیا جاتا ہے۔جس میں حسابات کی جانچ پڑتال کے بعد بھی اگر پیراز ڈراپ نہ ہوں تو اگلے مرحلے میں پرپوزڈ ڈرافٹ پیراز کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ان پرپوزڈ ڈرافٹ پیراز کو ایڈیشنل سیکرٹری ہاؤسنگ کی سربراہی میں قائم سپیشل ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی (SDAC) میں جانچا جاتا ہے اور مزید پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں Auditor General of Pakistan کی طرف سے شائع کی گئی کتاب میں پرنٹ ہو جاتے ہیں جو کہ بعد ازاں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (PAC) میں پیش کئے جاتے ہیں اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی ہدایت پر ہی ان کو یا ڈراپ کر دیا جاتا ہے یا ریکوری کے لئے Directives جاری کئے جاتے ہیں۔ان 125 پرنٹڈ ڈرافٹ پیراز کی کل ریکوری تقریباً ایک ارب ننانوے کروڑ روپے بنتی ہے جس میں سے 13 لاکھ وصول کئے جا چکے ہیں جبکہ 33 کروڑ 30 لاکھ روپے کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے بعد پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے اس حد تک معاملات Settle کر دیئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 19 جولائی 2011)

ایل ڈی اے سے منظور شدہ رہائشی سکیموں کی تعداد و تفصیل

*7276: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہاؤسنگ سکیموں کی رجسٹریشن، رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں کچھ ہاؤسنگ سکیمیں ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد مع نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کو منظور کر سکتی ہے، اگر ہاں تو کس قانون کے تحت اور اب تک کتنی غیر قانونی سکیموں کو منظور کیا گیا ہے، یکم جنوری 2000 سے تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیا ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف ایل ڈی اے نے کوئی کارروائی کی ہے، اگر ہاں تو تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ کواپریٹو ہاؤسنگ سکیموں کی رجسٹریشن رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کرتا ہے یہ وہ سکیمیں ہوتی ہیں۔جو لوگ مل کر سوسائٹی بناتے ہیں محکمہ رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ ان کے معاملات جیسے پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور سکیموں میں تکمیلی کام کے اخراجات وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا ہے اور ان میں کسی قسم کی بدعنوانی نہ ہونے دیتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں کچھ سکیمیں ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہیں۔ایل ڈی اے نے 2008 میں اپنے طور پر سارے ضلع لاہور کا سروے کیا اور اس میں 131 سکیمیں غیر منظور شدہ پائی گئیں۔ان غیر منظور شدہ سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں صرف 16 عدد سکیمیں ہیں باقی سکیمیں ٹی ایم اے سے متعلقہ ہیں۔

(ج) ایل ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا جو کہ ضلع لاہور کا 30 فیصد ہے میں پرائیویٹ سکیمیں منظور کرتا ہے۔یہ سکیمیں پنجاب گورنمنٹ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے مطابق منظور کی جاتی ہیں۔ایل ڈی اے 2000 سے اب تک کوئی غیر قانونی سکیم منظور نہ کی ہے۔

(د) ان غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں ایل ڈی اے نے بارہا اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں جس میں عوام الناس کو خبردار کیا گیا ہے کہ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں پلاٹ نہ خریدیں اور نہ ہی فروخت کریں اور کسی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹ خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے سے تصدیق کرے مزید براں ایل ڈی اے نے ان غیر منظور شدہ سکیموں کے خلاف دفعہ (5)13 ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے تحت چالان مرتب کرکے جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو ارسال کیئے اب تک ان میں 94 چالانوں کے فیصلے کر دیئے گئے ہیں اور جرمانے کی سزائیں دی گئی ہیں۔جرمانے کی رقم Rs.4,80,000/- ہے۔باقی 37 چالان ابھی زیر سماعت ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 جون 2011)</u>

<u>جوہر ٹاؤن لاہور۔فیز I اور II کی گمشدہ فائلوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*7277: <u>چودھری محمد اسد اللہ:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور کے فیز I اوز II کی کافی فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے غائب ہیں، اگر ہاں تو کتنی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان غائب ہونے والی فائلوں میں محکمہ کے عملے کا ملوث ہونے کا خدشہ ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز اتھارٹی نے ان غائب ہونے والی فائلوں کی انکوائری کے لئے کوئی کمیٹی بنائی ہے، اگر ہاں تو اس کی رپورٹ موصول ہو گئی ہے، اگر نہیں تو کب تک موصول ہو جائے گی، رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے 1061 گمشدہ امشلاجات کی بابت مورخہ 30 جولائی 2009 کو اشتہار روزنامہ جنگ میں شائع کیا گیا جو کہ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، تاہم 1061 گمشدہ امشلاجات میں سے 269 امشلاجات تلاش کی جا چکی ہیں-

(ب) عملہ کے ملوث ہونے اور ذمہ دار افراد کی نشاندہی کی غرض سے بذریعہ آفس آرڈر نمبر LDA/DC&I/3566 مورخہ 10-12-2009 ڈائریکٹر ہیڈن پراپرٹی اور ڈائریکٹر ریسرچ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو کہ تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) یہ درست ہے- تفصیل جزو (ب) میں دی جا چکی ہے انکوائری کمیٹی کی رپورٹ ابھی تک مرتب نہ ہو سکی کیونکہ کمیٹی کو ہر ایک مثل کی بابت 33 اہلکاران سے پوچھ گچھ کرنا ہے تا کہ اصل قصوروار ان کی نشاندہی کی جا سکے- رپورٹ کی تکمیل اور مجاز اتھارٹی کے احکامات کے بعد کاپی فراہم کر دی جائے گی-

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2011)</u>

<u>لاہور- پی ایچ اے میں کروڑوں روپے کی خورد برد و دیگر تفصیلات</u>

*7347: <u>چودھری ظہیر الدین خاں:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے میں کروڑوں روپے خورد برد کرنے، Advance رقم جاری کرنے اور اشیاء کی خریداری کے حوالے سے سکینڈل کے انکشاف کے بعد محکمہ اینٹی کرپشن نے چیف سیکرٹری پنجاب سے پی ایچ اے کے گریڈ 19 اور 18 کے 6 سے زائد افسروں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چھ افسروں میں طاہر اعجاز ٹوٹنگ ڈائریکٹر پی ایچ اے، اظہر علی سلہری ڈپٹی ڈائریکٹر پی ایچ اے، سعید احمد ڈپٹی ڈائریکٹر پی ایچ اے، محمد بوٹا ڈائریکٹر پی ایچ اے اور اختر محمود ڈپٹی ڈائریکٹر کو گرفتار کرنے کی اینٹی کرپشن نے حکام بالا سے اجازت طلب کی ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر Supplies اور labour براہ راست رقم جاری کرتے رہے اور جو کام کئے گئے ان کی تفصیل جاری نہ کی گئی اور نہ ہی مجاز اتھارٹی سے منظوری لی گئی اور ایڈوانس چیک رقم جاری کرنے سے پہلے اس میں سے ٹیکس کی کٹوتی بھی نہ کی گئی اور نہ ہی سرکاری خزانے میں ٹیکس جمع کرایا گیا؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایڈوانس کے غلط استعمال کے متعلق مقدمہ نمبر 39/10 بتاریخ 22-06-2010 اینٹی کرپشن میں زیر تفتیش ہے۔

(ب) مذکورہ کیس اس وقت اینٹی کرپشن کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

بعدالت جناب جسٹس اسد منیر لاہور ہائی کورٹ میں عبوری ضمانت اور مقدمہ کے اخراج کی درخواستیں زیر سماعت ہیں۔درخواست ضمانت مہر عدالت عالیہ سے فیصلہ ہونے پر ہی ان کی گرفتاری ہو سکے گی۔

(ج) ان کو مجاز اتھارٹی کی اجازت سے رقوم جاری کی گئیں اور باقاعدہ طور پر سرکاری خزانے میں ٹیکس جمع کروایا گیا ہے۔

(د) مندرجہ بالا پانچ افسران کی بذریعہ لیٹر نمبر DA/PHA/10/840 مورخہ 22-6-2010 کو ملازمت سے معطل کر دیا گیا تھا اور مقدمہ محکمہ اینٹی کرپشن میں چل رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)</u>

سرگودھا-پی پی 32 میں رورل واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*7481: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 10-2009 میں 25.00 ملین پیکج کے تحت حلقہ پی پی 32 سرگودھا میں 4 رورل واٹر سپلائی اسکیموں کی بحالی منظور ہوئی، ان کے لئے فنڈز منظور و طلب کر لئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 10-2009 میں صرف ایک سکیم چک نمبر 86 جنوبی پر کام ہوا ہے اور دیگر تین سکیموں چک نمبر 31 جنوبی، چک نمبر 96 جنوبی اور چک نمبر 87 جنوبی پر کام شروع ہی نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے عوام قابل استعمال پانی کی سہولت سے محروم چلے آ رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

(ج) اگر حکومت ان سکیموں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو یہ کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2010 تاریخ ترسیل 4 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے-

(ب) درست نہ ہے بلکہ تین واٹر سپلائی سکیمز چک نمبر 86 جنوبی، چک نمبر 31 جنوبی، چک نمبر 96 جنوبی پر کام شروع کر دیا گیا ہے جبکہ چک نمبر 87 جنوبی کا کام الاٹ ہوا تھا مگر ٹھیکیدار نے کام شروع نہیں کیا اور واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 96 جنوبی پر کام اب بھی جاری ہے 30 جون 2010 کو جو فنڈز خرچ نہ ہوئے تھے وہ واپس (Lapse) ہو گئے ہیں-

(ج) یہ سکیمیں 30 جون 2011 تک مکمل کی جا سکتی ہیں بشرطیکہ حکومت مکمل فنڈز فراہم کر دے-

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2011)

گوجرانوالہ شہر میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کی تفصیلات

*7512: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی صرف 45 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت واسا فراہم کر رہا ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو واٹر سپلائی کیا جارہا ہے وہ بھی مضر صحت ہے؟

(ج) کیاحکومت اس شہر کی موجودہ واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے نیز بقیہ شہر میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کاارادہ بھی رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 اگست 2010 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) واسا گوجرانوالہ شہر میں صرف 32 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔

(ب) واسا کا فراہم کردہ پانی مضر صحت نہ ہے۔واسا نے شہر میں واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری قائم کردی ہے جس میں پانی کے نمونہ جات متواتر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

(ج) حکومت شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے پرانے پائپ تبدیل کر رہی ہے۔اس سکیم کی تکمیل کے بعد صاف پانی کی فراہمی میں مزید بہتری آجائے گی۔فی الحال شہر کے بقیہ حصے میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 جون 2011)</u>

<u>چکوال کے لوگوں کو پانی کے حصول میں مشکلات کی تفصیلات</u>

<u>*8138: محترمہ فوزیہ بہرام:</u> کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ چکوال اور چھوٹے شہروں میں ٹربائن کا گھریلو استعمال عام ہو گیا ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وجہ سے زیر زمین پانی ختم ہو جاتا ہے اور ارد گرد کے رہنے والے محلہ داروں کو پانی کے حصول کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیاحکومت مذکورہ مسئلے کو فوری حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 2 فروری 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ نے 97-1996 میں واٹر سپلائی سکیم چکوال شہر کے لئے مکمل کر کے بلدیہ کو ہینڈ اوور کر دی تھی لہذا اس کا جواب متعلقہ ٹی ایم اے سے لیا جائے۔

(ب) پہاڑی ایریا ہونے کے ناطے خشک سیزن میں کہیں کہیں پانی کم ہو جاتا ہے۔جب بارشیں ہو جائیں تو پانی کی مقدار ٹھیک ہو جاتی ہے۔

(ج) اس کا جواب متعلقہ ٹی ایم اے سے لیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

لاہور۔ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں ترقیاتی کاموں کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*8181: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایونیو (I) ہاؤسنگ سکیم جو ایل ڈی اے لاہور نے بنائی تھی اس سکیم میں 12000 پلاٹوں پر ابھی تک کسی پلاٹ کی نشاندہی نہیں کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ LDA نے 2005 میں ممبران سے نصف قیمت سے بھی زائد رقم ترقیاتی کاموں کی مد میں وصول کر لی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین ایل ڈی اے نے جون 2007 میں سکیم مکمل کر کے پلاٹوں کا قبضہ دینے کا وعدہ کیا تھا؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دیگر سکیموں کی طرح ایونیو (I) ہاؤسنگ سکیم کے ترقیاتی منصوبے جلد مکمل کر کے الاٹیز کو پلاٹوں کا قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 10 فروری 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم کے نام سے سرکاری زمین کے لئے رہائشی سکیم کا اعلان 2002 میں کیا گیا اور 10 مرلہ کے 6077 اور ایک کنال کے 4906 پلاٹس سرکاری ملازمین کو الاٹ کئے گئے۔اس ضمن میں نوٹیفیکیشن زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 18-12-2002 کو جاری ہوا۔نوٹیفیکیشن زیر دفعہ (4)17 اور 6 مورخہ 04-07-2003 کو جاری ہوا۔ایل ڈی اے نے مروجہ قانون کے مطابق ایکوائر شدہ اراضی کا معاوضہ تقریباً 2 ارب کلکٹر حصول اراضی ایل ڈی اے کے ذریعے گورنمنٹ خزانہ میں سال 2003 میں جمع کروا دیئے جس کے بعد کلکٹر حصول اراضی ایل ڈی اے نے مورخہ 25-09-2003 کو ایکوائر شدہ اراضی کا قبضہ ایل ڈی اے

کے حوالے کیااور بعد ازاں اس اراضی کو چیف انجینئر ایل ڈی اے کے حوالے مورخہ 27-09-2003 کو کر دیا گیاتاکہ موقع پر ترقیاتی کاموں کاآغاز کیا جاسکے۔ترقیاتی کاموں کی ذمہ داری FWO کو سونپی گئی بلاک ایف اور ایچ کے الاٹیز کو پلاٹوں کی نشاندہی کے بعد قبضہ دیا جارہا ہے جبکہ باقی ماندہ بلاکوں کے الاٹیز کو ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے بعد قبضہ دیا جائے گا۔

(ب) محکمہ ایل ڈی اے نے ابتدا ً میں 10 مرلہ پلاٹ کی قیمت -/270000 جبکہ ایک کنال کے پلاٹ کی قیمت -/540000 مقرر کی لیکن بعد ازاں ترقیاتی کاموں کے اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے 2005 میں 10 مرلہ پلاٹ پر -/162000 روپے اور ایک کنال کے پلاٹ پر -/324000 روپے مزید وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا جسے چھ آسان اقساط میں وصول کیا گیا۔

(ج) مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد 2007 سے بلاک ایف اور ایچ کے الاٹیز کو قبضہ دیا جانے کاآغاز کیا گیا۔جبکہ باقی ماندہ بلاکوں کے الاٹیز کو ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے بعد پلاٹوں کا قبضہ دے دیا جائیگا۔

(د) اس وقت بلاک ایف اور ایچ کے الاٹیز کو قبضہ دیا جارہا ہے۔ LESCO کو electrification کے لئے 23 کروڑ روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور موقع پر electrification کا کام تیزی سے جاری ہے۔اسی طرح محکمہ ایل ڈی اے نے پارکس اور گرین بیلٹس کی ڈویلپمنٹ کے لئے PHA کو 4 کروڑ 69 لاکھ روپے ادا کر دیئے ہیں۔ PHA کی طرف سے موقع پر کام شروع کیا جا چکا ہے ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں ڈویلپمنٹ کا کام تیزی سے جاری ہے۔باقی ماندہ بلاکوں کے الاٹیز کو ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے بعد پلاٹوں کا قبضہ دے دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2011)

ایل ڈی اے کی مجموعی کارکردگی کی تفصیلات

*8237: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کاآغاز ایل ڈی اے نے غیر قانونی پلازوں کے خلاف آپریشن سے کیا، مگر صرف 20 پلازے تڑوانے کے بعد سیاسی مصلحتوں پر عدالتی احکامات کو نظر انداز کر دیا گیااور آپریشن روک دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے ہنگامی بنیادوں پر ون ونڈو سیل بنایا گیا مگر وہ ناکام ہو گیا؟

(ج) کیاوزیراعلیٰ انسپکشن ٹیم نے ڈی جی اور بعض افسروں کے خلاف رشوت اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات پر انکوائری شروع کی جو تاحال زیر التوائ ہے، اگر ایسا ہے تو کن وجوہات کی بنا پر یہ انکوائری مکمل نہیں کی گئی؟

(د) کیا حکومت مندرجہ بالا کی روشنی میں ایل ڈی اے کو کرپشن فری عوامی خدمت کا ادارہ بنانے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ ایل ڈی اے نے مورخہ 04-12-2009 کو سٹے آرڈر خارج ہونے کے بعد بحکم عدالت عظمیٰ کہ محکمہ غیر قانونی ہائی رائز بلڈنگز کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے۔ 12 پلازوں کی بلڈنگز / فلور جو کہ ابھی زیر تعمیر اور خلاف ورزی کے زمرے میں آتے تھے پر فوری کارروائی کرتے ہوئے ان کو گرا دیا۔ بعد ازاں مزید 40 پلازہ مالکان کو غیر قانونی تعمیر کے نوٹس دیئے گئے چونکہ یہ پلازے زیر استعمال تھے اس لئے یہ معاملہ عوام کے احتجاج کا سبب بنا اور اس ردعمل کے نتیجہ میں حکومت نے معاملہ پر غور کے لئے کمیٹیاں تشکیل دیں اور پلازہ جات کو گرانے کا عمل مؤخر کر دیا۔ اب یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے اور مزید کارروائی حکومت کے فیصلہ کی روشنی میں کی جائیگی۔

(ب) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے ہنگامی بنیادوں پر بنایا گیا ون ونڈو سیل ناکام ہو گیا۔ ون ونڈو سیل کے حوالے سے تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب انسپکشن ٹیم نے ڈی جی اور بعض افسروں کے خلاف رشوت ستانی اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات پر انکوائری مکمل کر کے موجودہ ڈی جی، ایل ڈی اے کو بھجوائی اور ایل ڈی اے کے ملوث افسران کے خلاف محکمانہ انکوائری شروع کرنے کی ہدایت کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ان احکامات کی روشنی میں موجودہ ڈی جی ایل ڈی اے کی ہدایت پر ایل ڈی اے کے تمام ملوث افسران اور سٹاف کے خلاف محکمانہ کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں، ایل ڈی اے کو کرپشن سے پاک عوامی خدمت کا ادارہ بنانے کے لئے کئی مؤثر اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ سال 2010 کے آغاز میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف نہ صرف آپریشن کیا گیا بلکہ ان افسران کے خلاف انکوائری بھی شروع کی گئی ہے جن کے دور میں یہ عمارتیں غیر قانونی طور پر قائم ہوئی تھیں تاکہ مستقبل میں کوئی بھی اہلکار یہ جرأت نہ کر سکے۔

اسی طرح ون ونڈو سیل کے قیام سے نہ صرف عوام کے لئے آسانی پیدا ہوئی بلکہ مختلف کیسز میں وقت کی حدود کے تعین سے کام کی رفتار بھی بہتر ہوئی۔اس سیل کے قیام سے عوام کا اہلکاران کے پاس جانے اور رشوت سے کام کروانے کی روایت ختم ہوئی۔اس کے ساتھ ساتھ وقت مقررہ پر جو افسران عوامی کیسز کے جوابات نہ دے سکیں ان سے پوچھ گچھ اور جواب طلبی معمول بن گئی ہے،ان تمام اقدامات سے عوام کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اور وہ بجائے ڈیلر صاحبان کے سیدھا ون ونڈو سیل پر آتے ہیں اور زمین و جائیداد کے تمام معاملات خوش اسلوبی سے حل کرواتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

ٹاؤن شپ لاہور۔برساتی نالے پر حفاظتی جنگلے لگانے کا معاملہ

*8238: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ لاہور کے برساتی نالے کے پلوں پر لگے حفاظتی جنگلے عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹاؤن شپ کالج روڈ لاہور کا مصروف ترین روڈ ہے جنگلے نہ ہونے کی وجہ سے حادثات میں اضافہ ہو چکا ہے، کئی افراد نالے میں گرنے سے ہلاک و زخمی بھی ہو چکے ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مسئلہ پر فوری توجہ اور حفاظتی جنگلے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 6 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ٹاؤن شپ لاہور کے برساتی نالے (کالج روڈ ڈرین) کے پلوں پر لگے حفاظتی جنگلے واسا نے نہیں لگائے ہیں۔مذکورہ نالے کے پلوں کو روڈ ڈیپارٹمنٹ نے بنایا ہے اور جنگلے بھی ان کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔

(ب) درست ہے کہ ٹاؤن شپ کالج روڈ لاہور کا مصروف ترین روڈ ہے لیکن واسا نے مذکورہ نالے پر کوئی پل وغیرہ تعمیر نہیں کیا۔تاہم واسا کے پاس کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی شکایت تا حال موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) واسا اس نالے پر جنگلے لگانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

لاہور۔آؤٹ فال روڈ پر واقع ایل ڈی اے واسا کے دفاتر سے لاکھوں روپے کی مشینری کی چوری کی تفصیلات

*8241: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آؤٹ فال روڈ لاہور پر واقع ایل ڈی اے اور واسا کے کون کون سے دفاتر قائم ہیں؟

(ب) اس جگہ کون کون سی مشینری کھڑی ہوئی ہے کتنی کب سے ناکارہ ہے؟

(ج) اس جگہ کون کون سی پرانی اشیاًالیکٹریکل و دیگر سٹور میں پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس سٹور سے قیمتی الیکٹریکل اشیائ جن کی قیمت لاکھوں روپے ہے چوری کر لی گئی ہیں؟

(ہ) حکومت نے اس کی تحقیقات کروائی ہیں تو کن کن ملازمین سے کروائی ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون ملازمین پائے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 6 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) مین آؤٹ فال روڈ لاہور پر واسا کے مندرجہ ذیل دفاتر ہیں۔

(i) ڈائریکٹر گنج بخش ٹاؤن (ii) ڈائریکٹر ہائیڈرولوجی

(iii) ڈپٹی ڈائریکٹر سٹور (iv) ایکسیئن ورکشاپ

(v) اسسٹنٹ ڈائریکٹر ورکشاپ (vi) واسا لیبارٹری

(ب) ورکشاپ میں مندرجہ ذیل مشینری کھڑی ہوئی ہے جو کہ کار آمد ہے۔

i) سکشن مشین (Suction Machine) (ii) ڈمپر ٹرک (Dumper Truck)

iii) کرین (Crane) (iv) ڈی واٹرنگ سیٹ (Dewatering set)

v) جیٹنگ مشین (Jetting Machine)

(ج) سٹور میں الیکٹریکل کی مندرجہ ذیل پرانی اشیائ پڑی ہوئی ہیں:۔

الیکٹریکل موٹرز، ٹرانسفارمرز، فوٹوکاپی مشین، بیٹریاں، کاپر تار اور ایلومینیم، کیبل اور متفرق پرانی اشیأ الیکٹریکل، پرانی الیکٹریکل اشیأ کے علاوہ پرانا لوہے کا سامان، پرانا جی آئی پائپ اور پرانی پلاسٹک کی اشیأ موجود ہیں۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔واسا کے مرکزی سٹور (Central Store) سے کوئی بھی قیمتی الیکٹریکل اشیأ چوری نہیں ہوئی۔سٹور کی ہر شے ریکارڈ کے مطابق پڑی ہوئی ہے۔سٹور کا سیکورٹی نظام شفاف اور ریگولر ہے۔

(ہ) واسا نے سٹور کا سامان چیک کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایک کنوینر (Convener) ڈائریکٹر (پرکیورمنٹ اینڈ سٹور) اور دو ٹیموں پر مشتمل تھی۔ ٹیموں کے ممبران کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

ٹیم نمبر (1)	ٹیم نمبر (2)
(i) ڈپٹی ڈائریکٹر سٹور	(i) ایکسئین الیکٹریسٹی
ii) سٹور آفیسر	(ii) اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہائیڈرولوجی
(iii) اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیکج ڈیٹکشن سیل	(iii) اسسٹنٹ ڈائریکٹر کوالٹی کنٹرول
(iv) ایس ڈی او الیکٹریسٹی	(iv) ایس ڈی او ورکشاپ

اس کمیٹی نے سٹور کی ایک ایک چیز کو بغور چیک کیا اور سٹور کی ہر شے کو سٹور کے ریکارڈ کے مطابق پایا۔ کوئی بھی شے سٹور سے چوری نہیں ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 مئی 2011)

PHATA کے ادارے کا قیام و دیگر تفصیلات

*8253: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) PHATA (Punjab Housing & Town Planning Agency (Attach Deptt. of Housing) کا ادارہ پنجاب میں کس قسم کے ترقیاتی کام کر رہا ہے اور آئندہ کے لئے کیا منصوبے ہیں؟

(ب) کیا یہ ذمہ داریاں موجودہ ڈویلپمنٹ کے ادارے (LDA,FDA,GDA) وغیرہ سرانجام نہیں دے سکتے ہیں؟

(ج) حکومت کی Down Sizing پالیسی کے مطابق کیا یہ بہتر نہیں کہ عوامی سہولت اور یکساں ڈویلپمنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈویلپمنٹ کا کام جہاں جہاں ممکن ہو ڈویلپمنٹ اداروں کے حوالے کر دیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی تقریباً 35 سال کے عرصے میں 116 ایریا ڈویلپمنٹ اور تین مرلہ ہاؤسنگ اسکیمیں مکمل کر چکا ہے جن سے تقریباً 125000 پلاٹ کم آمدنی والے افراد کو الاٹ کئے جا چکے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ اپنے اخراجات سے تھل منڈی ٹاؤن میں 5 اسکیمیں مکمل کر چکا ہے۔ ڈیپازٹ ورک پر محکمہ نے لیبر کالونیز، مسجد، مکتب سکول اور صحافیوں کے لئے راولپنڈی میں سکیم بنائی ہے۔ رواں مالی سال میں فاٹا نے 8 سکیموں پر کام شروع کیا ہے جن میں سیالکوٹ، نارووال، شیخوپورہ، جلال پور پیروالا اور وزیر اعلیٰ کے Initiative کے تحت پسرور اور سیلانوالی (سرگودھا) کے لئے زمین خریدی ہے۔رینالہ خورد اور لودھراں میں حصول زمین کے لئے کیس بورڈ آف ریونیو میں زیر غور ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر Pro-poor اسکیموں کے لئے زمین کی تلاش جاری ہے۔چشتیاں، ہارون آباد اور قصور میں زمین کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی بغیر نفع نقصان کی بنیاد پر کم آمدنی والوں کو 75% پلاٹ 5 مرلے کے بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کرتا ہے اور بڑے سائز کے پلاٹ قانون کے مطابق بذریعہ نیلام عام فروخت کر دیتا ہے۔

(ب) یہ ذمہ داریاں ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو نہیں سونپی جا سکتی کیونکہ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز صرف لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، ملتان اور راولپنڈی کے اربن ایریا تک محدود ہیں جبکہ فاٹا پنجاب کے تمام اضلاع، تحصیل وسب تحصیل لیول پر کم آمدنی والے افراد کے لئے ہاؤسنگ اسکیمیں بناتا ہے۔

(ج) یہ ممکن نہیں ہے۔کیونکہ فاٹا پورے پنجاب میں ایریا ڈویلپمنٹ اور تین مرلہ اسکیمیں بناتا ہے جبکہ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز بڑے شہروں تک محدود ہیں۔پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی میں پہلے 1429 ملازمین تھے جو Down Sizing کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے کم ہو کر 715 رہ گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جون 2011)

لاہور-ایونیوا سکیم میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*8302:چودھری ظہیر الدین خاں: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے ایونیوا سکیم کے تقریباًتمام الاٹیوں نے اپنے مکمل واجبات (قیمت، ترقیاتی اخراجات، اضافی ترقیاتی اخراجات) ادا کر دیئے ہوئے ہیں؟

(ب) کیاایل ڈی اے حکام نے اضافی ترقیاتی اخراجات، اس لئے نہیں لئے تھے کہ سکیم کا ترقیاتی کام ایک نہایت تجربہ کارادارے کے ذریعے کروایاجائے گااور سکیم کا بجلی کانظام زیرزمین ہوگااور اس کی سڑکیں بھی ڈی ایچ اے لاہور کی سڑکوں کے معیار کی ہوں گی؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ترقیاتی کام مکمل نہیں ہوئےاور یہ کہ بجلی کے زیرزمین نظام کی بجائے کھمبے نصب کئے جارہے ہیں؟

(د) کیاحکومت پنجاب مندرجہ بالا منصوبے میں مالی اور انتظامی بے ضابطگیوں اور اس منصوبے کی تکمیل میں تعطل پر فوری انکوائری کرواکے اس کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے عملی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 13 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے-الاٹیز سے پلاٹ کی قیمت و ترقیاتی اخراجات آسان اقساط میں وصول کرنا تھے- جن الاٹیز کے الاٹ شدہ پلاٹ litigation free area میں آئے، ان سے پلاٹ کی قیمت و ترقیاتی اخراجات وصول کئے گئے ہیں-البتہ ان الاٹیز سے ترقیاتی اخراجات نہیں مانگے گئے جن کے الاٹ شدہ پلاٹ Litigation area میں آتے ہیں-جبکہ ان سے صرف پلاٹوں کی قیمت وصول کی گئی ہے-

(ب) ایل ڈی اے ایونیوون ہاؤسنگ سکیم میں ترقیاتی کاموں کا ٹھیکہ میسرز ایف ڈبلیو او کو دیا گیا ہے- ترقیاتی کاموں کے معیار کی کل وقتی نگرانی کے لئے میسرز نیسپاک کو کنسلٹینٹ مقرر کیا گیا ہے-ایل ڈی اے ایونیوون میں زیرزمین بجلی کے نظام کے لئے نہ تو کبھی کوئی تجویز تھی اور نہ ہی واپڈا نے زیرزمین بجلی کانظام ڈیزائن کیا ہے-لہذا زیرزمین بجلی کے نظام کے لئے تخمینہ جات میں کوئی رقم نہ رکھی گئی ہے- سڑکوں کی تعمیر کا معیار کسی بھی لحاظ سے ڈی ایچ اے لاہور سے کم نہیں ہے-

(ج) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں Litigation سے کلیئر رقبہ پر 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے البتہ جن رقبہ جات سے متعلق کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان پر کام ابھی تک شروع نہیں ہو سکا۔ بجلی کے نظام کے لئے کھمبوں کی تنصیب کا کام واپڈا کو دیا گیا ہے اور واپڈا کو سکیم میں کلیئر رقبہ کی نشاندہی کر دی گئی ہے واپڈا نے بجلی کے کھمبے لگا دیئے ہیں اور مزید لگائے جا رہے ہیں اب تک بجلی کا کام 10 فیصد ہو چکا ہے۔

(د) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم کے ترقیاتی کاموں میں تمام مالی اور انتظامی قوانین و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے عملدرآمد کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*8360: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم پنجاب کے کون کون سے اضلاع / شہروں میں شروع کی گئی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ سکیم ضلع فیصل آباد میں بھی بنائی گئی ہے اگر ہاں تو کہاں، کتنے رقبہ اور کتنے گھروں پر مشتمل ہے؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ سکیم ضلع لاہور میں فیروزپور روڈ سے صرف 2.5KM کے فاصلے پر ڈیفنس فیز 10-9 کے جھرمٹ میں شروع کی گئی ہے جہاں پر ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہیں جن کی نمایاں خصوصیات میں کشادہ سڑکیں، پارکس، سکول، کھیل کے میدان، کمرشل ایریاز اور دیگر تمام جدید سہولیات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فیصل آباد، ساہیوال اور سرگودھا میں جگہ کا تعین کر لیا گیا ہے اور ماڈل ہاؤس کی تعمیر زور و شور سے جاری ہے جس کے لئے ڈویژن کی سطح پر درخواستیں مانگی گئی ہیں جس کی آخری تاریخ 15-10-2011 مختص کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں مذکورہ ضلع فیصل آباد میں عبداللہ پور سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر جڑانوالہ روڈ پر زیر تعمیر ہے جہاں پر ماڈل ہاؤس کی تعمیر کا عمل تیزی سے جاری ہے اور جلد ہی تمام تکنیکی ڈیزائن مکمل کر کے پوری سکیم کے کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

یہ سکیم 654 کنال رقبے پر محیط ہے جس میں تقریباً 2300 تین مرلہ کے گھر تعمیر کئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

فیصل آباد کی پارکس کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*8362: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقبال پارک (دھوبی گھاٹ) فیصل آباد اور دیگر پارکس کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) مذکورہ پارکس کی صفائی کے لئے کتنے لوگ تعینات ہیں، ان کے نام اور عہدوں کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان پارکس میں سیر کے لئے آنے والی خواتین و حضرات کو جگہ جگہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں اور نشہ کرنے والے افراد کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا متعلقہ انتظامیہ مذکورہ پارکوں کو گندگی اور نشئی افراد سے پاک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 18 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی ایچ اے کا قیام یکم جولائی 2009 کو عمل میں آیا قبل ازیں پارکوں کی دیکھ بھال متعلقہ ٹاؤنز کرتے تھے پی ایچ اے نے پہلے مرحلے میں شہر کی گرین بیلٹس پر فوکس کیا اور ان کی حالت بہتر بنائی اب پارکوں کی امپرومنٹ کا کام شروع کر دیا گیا ہے پی ایچ اے کو جس حالت میں پارکس اور گرین بیلٹ ملی تھیں ان کی حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے ادارہ کے پاس فنڈز اور عملہ کی انتہائی کمی ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے لارج سٹی پیکیج 11-2010 کے تحت پی ایچ اے کو 6 کروڑ روپے ملے ہیں جس سے علاقہ ایم پی ایز کی مشاورت سے ان کے حلقہ میں پارکوں کی ری ڈویلپمنٹ اور امپرومنٹ کا کام شرع کیا جا چکا ہے اقبال پارک دھوبی گھاٹ دو حصوں پر مشتمل ہے ایک حصہ پارک دوسرا جلسہ گاہ ہے، جس کی ری ڈویلپمنٹ کا پلان تیار کر لیا گیا ہے۔اگلے مالی سال میں دھوبی گھاٹ پارک کی ڈویلپمنٹ پہلی ترجیح ہو گی۔

(ب) فیصل آباد میں 344 پارکس موجود ہیں جن میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول 266 پارکس ہیں- اس کے علاوہ 102 گرین بیلٹس اور چوکس وغیرہ ہیں جن کا مجموعی ایریا قریباً 1300 ایکڑ ہے ان کی Maintenance اور صفائی وغیرہ کے لئے 1.3 فی ایکڑ کے حساب سے 1690 مالی / بیلدار درکار ہیں جبکہ پی ایچ اے کے پاس اس وقت 585 بیلدار / مالی وغیرہ موجود ہیں- تمام اہم اور ڈویلپڈ پارکس میں باقاعدہ صفائی کا انتظام موجود ہے اور کوئی شکایت نہ ہے تاہم غیر ترقی یافتہ پارکس میں عملہ کی کمی کی وجہ سے صفائی کا مؤثر نظام موجود نہیں- عملہ کی کمی پورا ہوتے ہی صفائی کا نظام مزید بہتر ہو جائے گا- عملہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) پی ایچ اے کے زیر انتظام تمام بڑے اور اہم پارکوں میں صفائی کا خصوصی خیال رکھا جا رہا ہے- تاہم غیر قانونی ترقی یافتہ پارکوں میں عملہ کی کمی کی وجہ سے صفائی کے کام میں دشواری ہے- نشئی افراد کا پارکوں میں داخلہ پارک کمیٹیوں کے تعاون سے بند کر دیا گیا ہے ضلعی انتظامیہ نے بھی نشئی افراد کے خلاف خصوصی مہم شروع کی ہوئی ہے-

(د) پی ایچ اے کی موجودہ انتظامیہ نے پارکوں کی صفائی، گندگی کا خاتمہ اور نشئی افراد کا پارکوں میں داخلہ پر پابندی کا مکمل عزم کیا ہوا ہے اور پارک کمیٹیوں کے تعاون سے اس پر مکمل درآمد کرانے کی کوشش کی جارہی ہے-

<u>(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2011)</u>

<u>ایل ڈی اے ایونیوون لاہور میں الاٹیز سے ترقیاتی اخراجات کی کٹوتی ودیگر مسائل کی تفصیلات</u>

<u>*8388: محترمہ ساجدہ میر:</u> کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیوون لاہور کے الاٹیز سے تمام اقساط لینے کے بعد حکومت نے ترقیاتی اخراجات کے نام پر فی کنال -/3,24,000 اور فی دس مرلہ -/1,62,000 برائے انڈر گراؤنڈ نظام بجلی اور تعمیر معیاری سڑکات لیا؟

(ب) مذکورہ بالامد میں حکومت کو کتنی رقم حاصل ہوئی اس میں سے آج تک کتنی رقم کس کس کام پر خرچ ہوئی اور بقیہ رقم کس بنک میں کسی کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ایل ڈی اے انڈر گراؤنڈ نظام بجلی کی تنصیب کا ارادہ نہیں رکھتا، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ دس سال گزرنے کے باوجود ابھی تک تمام الاٹیز کو قبضہ نہیں دیا گیا اس وقت کس کس بلاک میں کتنے الاٹیز کو قبضہ دے دیا گیا ہے اور بقیہ کو کب تک قبضہ دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 15 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں زیرزمین بجلی کے نظام کے لئے تخمینہ جات میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی اور نہ ہی اس سلسلہ میں الاٹیز سے کوئی اضافی رقم لی گئی ہے۔سڑکوں کی تعمیر معیار کے مطابق مکمل کی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے الاٹیز سے 6289.786 ملین وصول ہوئے جبکہ اس سکیم کے ترقیاتی اخراجات کی مد میں 3353.790 ملین مورخہ 25-05-2011 تک خرچ ہوئے جبکہ بقیہ رقم حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ایل ڈی اے کے پرسنل لیجر اکاؤنٹ محکمہ خزانہ پنجاب میں جمع ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایونیو ون میں زیرزمین بجلی کے نظام کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی زیر زمین بجلی کے نظام کے لئے تخمینہ جات میں کوئی رقم رکھی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔بلاک ایف کے الاٹیز کی کل تعداد 532 جبکہ بلاک ایچ کے الاٹیز کی کل تعداد 493 ہے جن کو موقع پر قبضہ دینے کا آغاز 2007 میں کر دیا گیا اور اب تک بلاک ایف اور ایچ کے 60% الاٹیز کو بعد از نشاندہی پلاٹوں کا قبضہ دیا جا چکا ہے۔دیگر بلاکوں میں چیف انجینئر ایل ڈی اے کی طرف سے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے بعد الاٹیز کو موقع پر قبضے دینے کا آغاز کر دیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2011)</u>

<u>لاہور۔مدینہ کالونی اور گلی نمبر 2 حاجی جمال دین کریانہ سٹور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنے کی تفصیلات</u>

*8389: <u>مہر اشتیاق احمد:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گلی نمبر 1 (رانا بلڈنگ میٹریل اینڈ شٹرنگ سٹور) واقع مدینہ کالونی، ڈوبن پورہ گرڈ اسٹیشن روڈ کھارک لاہور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈال دیئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے واسا کی طرف سے تیار کردہ PCI سال 06-2005 بابت مدینہ کالونی ڈوبن پورہ میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنے کی منظوری ہوئی تھی جس میں گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنا بھی شامل تھے، اگر ایسا ہے تو منظور شدہ PC-I کی رقم سے مدینہ کالونی ڈوبن پورہ کھاڑک لاہور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنے کے بارے میں کرائے گئے، کام کی تفصیل مع ٹینڈر تخمینہ جات مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) جس کی چوڑائی اور زمین کا عمومی لیول گلی نمبر 1 کے برابر ہے تاحال سیوریج اور آب رسانی کے پائپ نہیں ڈالے گئے، اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) میں بھی سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے گلی نمبر 1 (رانا بلڈنگ میٹریل اینڈ شٹرنگ سٹور) واقع مدینہ کالونی، ڈوبن پورہ گرڈ اسٹیشن روڈ کھاڑک لاہور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈال دیئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ڈوبن پورہ میں سیوریج کے پائپ ڈالنے کے لئے سال 06-2005 میں 38.651 ملین روپے کی لاگت کا PC-1 منظور ہوا۔ جس میں گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) مین سیوریج بچھائی کا کام شامل نہ تھا۔ اس PC-1 کے تحت مختلف ادوار میں 35.178 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے جس سے مصطفیٰ پارک، شہباز پارک، صداقت پارک ڈوبن پورہ سبزہ زار کے علاقوں میں سیور بچھانے کا کام اور ڈسپوزل اسٹیشن کی تعمیر کا کام مکمل کیا گیا۔ مکمل کئے گئے کام کی تفصیل مع ٹینڈر تخمینہ جات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ بعد ازاں اس PC-1 کو سال 10-2009 میں ریوائز (Revise) کر کے تخمینہ لاگت 53.485 ملین روپے میں منظور کیا گیا۔ جس میں مذکورہ گلی اور بقایا مختلف گلیوں اور ڈوبن پورہ میں شامل ہونے والی نئی آبادیوں میں سیور بچھائی کا کام شامل تھا۔ لیکن ریوائز PC-1 کے فنڈز موصول نہ ہوئے۔ ڈوبن پورہ میں واٹر سپلائی کے پائپ بچھانے کا PC-1 سال 10-2009 میں 37.18 ملین روپے کی لاگت کا منظور ہوا جس کے بھی فنڈز موصول نہ ہوئے۔

(ج) یہ درست ہے کہ گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) جس کی چوڑائی اور زمین کا عمومی لیول گلی نمبر 1 کے برابر ہے تاحال سیوریج اور آب رسانی کے پائپ نہیں ڈالے گئے ہیں- مذکورہ گلی اور بقایا مختلف گلیوں اور ڈوبن پورہ میں شامل ہونے والی نئی آبادیوں میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کے کام کا تخمینہ لاگت جامع منصوبہ بندی کے تحت تیار کیا جا رہا ہے-

(د) جی ہاں- واسا لاہور ڈوبن پورہ میں شامل ہونے والی نئی آبادیوں میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کے کام کا تخمینہ لاگت جامع منصوبہ بندی کے تحت تیار کر رہا ہے جس میں گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) میں بھی سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کا کام شامل ہے-

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)</u>

<u>لاہور- ٹاؤن شپ کالج روڈ کے برساتی نالے کے پلوں پر حفاظتی جنگلے لگانے کا معاملہ</u>

*8410: <u>محترمہ ماجدہ زیدی:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ کالج روڈ کے برساتی نالے کے پلوں پر حفاظتی جنگلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس سے حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے اور اموات بھی ہو چکی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان برساتی نالوں کے پلوں پر فوری حفاظتی جنگلے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ٹاؤن شپ لاہور کے برساتی نالے (کالج روڈ ڈرین) کے پلوں پر لگے حفاظتی جنگلے واسا نے نہیں لگائے ہیں- مذکورہ نالے کے پلوں کو روڈ ڈیپارٹمنٹ نے بنایا ہے اور جنگلے بھی ان کی طرف سے لگائے گئے ہیں- تاہم واسا کے پاس کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی شکایت تاحال موصول نہ ہوئی ہے-

(ب) واسا اس نالے کے پلوں پر جنگلے لگانے کا ارادہ نہیں رکھتا-

<u>(تاریخ وصولی جواب 14 جون 2011)</u>

لاہور-پی ایچ اے میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8503: محترمہ حمیرا اویس شاہد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور میں اس وقت ملازمین کی کل کتنی تعداد ہے اور ان کی گریڈ وائز تفصیل کیا ہے ڈیلی ویجز ملازمین کتنے ہیں؟

(ب) ڈیلی ویجز ملازمین کی بھرتی کے کیا قواعد و ضوابط ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے میں ملازمت کے لئے اور خاص طور پر ڈیلی ویجز ملازمین کی بھرتی من پسند افراد کی کی جاتی ہے؟

(د) سال 2010 میں ڈیلی ویجز کی کتنی اسامیوں پر تعیناتی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) (1) ریگولر ملازم 3510

(2) کنٹریکٹ ملازم 33

(3) ورک چارج ملازم 149

(4) ڈیلی پیڈ 1805

کل 5495 عدد ملازم ہیں- ریگولر ملازمین کی گریڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) ڈیلی اجرت پر رکھے جانے والے ملازمین کام کی کشادگی کو مدنظر رکھتے ہوئے رکھے جاتے ہیں- ہر ملازم فیلڈ میں کام کرنے کی اہلیت و تجربہ یعنی کھرپہ، کسی، درانتی وغیرہ سے کام کرنے کی مہارت رکھتا ہو-

(ج) یہ غلط ہے کہ ملازمین پسند کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں- مستقل ملازمین کے لئے باقاعدہ رولز اینڈ ریگولیشن موجود ہیں- جہاں تک ڈیلی ویجز ملازمین کا تعلق ہے اس کا جواب (ب) میں دیا جا چکا ہے-

(د) سال 2010 میں 188 ڈیلی ویجز بھرتی کئے گئے-

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2011)

فیصل آباد-گلستان کالونی میں پلاٹ الاٹ کرنے کی تفصیلات

*8666: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ FDA نے گلستان کالونی کمرشل ایریا فیصل آباد میں Residential / Commercial پلاٹ الاٹ کیئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پلاٹ در حقیقت کمرشل پلاٹ تھے اور ان کے کچھ حصہ میں رہائش رکھنے کی اجازت ہے؟

(ج) ان پلاٹوں پر کمرشل پلازے بنانے کے لئے کیا Commercialization دوبارہ کروانے اور فیس جمع کروانے کی ضرورت ہے، اگر نہیں تو اسکی وجہ بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2011)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ کہ ایف ڈی اے نے گلستان کالونی ملت روڈ پر رہائشی / کمرشل پلاٹس الاٹ نہ کیئے تھے بلکہ نیلام عام میں فروخت کیئے تھے۔

(ب) مذکورہ پلاٹس رہائشی / کمرشل نیلام عام میں فروخت کیئے تھے۔ ایف ڈی اے کے اس وقت کے مروجہ بلڈنگ بائی لاز منظور شدہ ایف ڈی اے کی گورننگ باڈی مورخہ 27-8-1980 کے مطابق رہائشی / کمرشل پلاٹس کا مطلب ہے کہ ایسی عمارت جس کے گراؤنڈ فلور پر کمرشل کاروبار کیا جاسکتا ہے اور رہائش بھی رکھی جاسکتی ہے۔ جبکہ فسٹ فلور اور subsequent فلورز پر صرف رہائش رکھی جاسکتی ہے اور انہی شرائط کے ساتھ پلاٹ نیلام کیئے گئے تھے۔

(ج) مذکورہ پلاٹوں میں اگر کسی نے فسٹ فلور اور subsequent فلورز پر کمرشل کاروبار کرنا ہوا اور وہ کمرشل ڈکلیئر کی گئی سڑک پر واقع ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مروجہ رولز کے مطابق محکمہ کی منظوری سے کمرشل فیس جمع کرواکر نقشہ کی منظوری حاصل کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جون 2011)

لاہور مقصود احمد ملک

مورخہ 13 ستمبر 2011 سیکرٹری

بروز جمعرت 15 ستمبر 2011 محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب محمد نوید انجم	3000 -2549
2	جناب محترمہ نگہت ناصر شیخ	4422 -4027
3	محترمہ مائزہ حمید	5462
4	انجینئر قمر الاسلام راجہ	5937 -5794
5	محترمہ نسیم لودھی	6478 -6093
6	محترمہ آمنہ الفت	6658 -6656
7	چودھری محمد اسد اللہ	7277 -7276
8	چودھری محمد ظہیر الدین خاں	8302-7347
9	چودھری عامر سلطان چیمہ	8237 -7481
10	ڈاکٹر محمد اشرف چوھان	7512
11	محترمہ فوزیہ بہرام	8138
12	جناب اعجاز احمد کاہلوں	8181
13	محترمہ ماجدہ زیدی	8410 -8238
14	محترمہ ساجدہ میر	8388 -8241
15	رانا محمد افضل خاں	8666-8253
16	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	8362 -8360
17	مہر اشتیاق احمد	8389
18	محترمہ حمیرا اویس شاہد	8503